بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبرستان کے کیڑے مکوڑوں کو مارنا کیسا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبرستان میں موجود کیڑے مکوڑوں کو مارنا کیسا ہے؟

سائل: (محمد حسان، فیصل آباد)

جواب

قبرستان یا کسی بھی جگہ پر موجود حشرات الارض کو مارنے کے بارے میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ ایسے حشرات الارض، جو موذی (یعنی اذیت پہنچانے والے) ہوں، مثلاً سانپ، بچھو، چھپکلی وغیرہ، انہیں مارنے میں شرعاً حرج نہیں، البتہ ایسے حشرات الارض جو موذی نہ ہوں، جیسے چیونٹیاں اوران کی مثل غیر موذی کیڑے وغیرہ، انہیں بلاوجہ مارنے کی اجازت نہیں، لیکن اگر یہ بھی نقصان یا تکلیف کا باعث بنیں، تو انہیں بقدر ضرورت مارا جا سکتا ہے۔ مارنے میں یہ خیال رہے کہ انہیں جلا کر نہ مارا جائے، بلکہ ایسا طریقہ اختیار کیا جائے، جس سے ان کو کم سے کم تکلیف پہنچے۔

جو جانور یا حشرات الارض موذی ہوں، انہیں مارنا، جائز ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خمس من الدواب لا جناح على من قتلهن في قتلهن: الغراب و الحدأة والعقرب والفأرة والكلب العقور" ترجمہ: پانچ حیوانات ایسے ہیں جنہیں مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں: کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔ (الصحیح البخاری، جلد3، صفحہ16، رقم الحدیث: 1828، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

درج بالا پانچ جانوروں کو قتل کرنے کی علت ان کا "موذی" ہونا ہے، جیسا کہ اس حدیثِ مبارک کے تحت علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "أنه يستفاد من الحديث جواز قتل هذه الخمسة من الدواب للمحرم، فإذا أبيح للمحرم فللحلال بالطريق الأولى۔۔۔ قلت: أصحابنا اقتصروا على الخمس إلا أنهم ألحقوا بها: الحية لثبوت الخبر، والذئب لمشاركته للكلب في الكلبية، **وألحقوا بذلك ما ابتدأ بالعدوان والأذى من غيرها، وقال بعضهم، وتعقب بظهور المعنى في الخمس وهو: الأذى الطبيعي والعدوان المركب**، والمعنى إذا ظهر في المنصوص عليه تعدى الحكم إلى كل ما وجد فيه ذلك المعنى" ترجمہ: اس حدیثِ مبارک سے مُحرِم کے لیے ان پانچ جانوروں کو قتل کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اور جب مُحرِم کے لیے جواز ہے، تو غیر مُحرِم کے لیے تو بدرجہ اولیٰ جواز ہوگا۔۔۔ میں کہتا ہوں: ہمارے فقہاء نے صرف انہی پانچ جانوروں پر اکتفا کیا ہے، مگر انہوں نے ان میں سانپ کو شامل کیا ہے، کیونکہ اس کا حکم حدیث سے ثابت ہے۔ اسی طرح بھیڑیے کو شامل کیا ہے، کیونکہ وہ کتے کے ساتھ خصلتِ کَلْبِیَّہ (یعنی نقصان پہنچانے اور درندگی) میں شریک ہے۔ **اور انہوں نے اس میں ہر اُس جانور کو بھی شامل کیا ہے جو سرکشی یا ایذا دینے میں ابتدا کرنے والا ہو۔ اور بعض نے کہا کہ ان پانچ جانوروں میں جو علت زیادہ ظاہر ہے**

کہ فطری طور پر ان جانوروں میں اذیت دینا اور سرکشی کرنا، شامل ہے، لہذا جب یہ علت منصوص جانوروں میں ظاہر ہے، تو ہر اُس جانور پر بھی یہی حکم جاری ہوگا، جس میں یہ علت پائی جائے۔ (عمدۃ القاري شرح صحيح البخاري، جلد10، صفحہ179و182، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تکلیف دینے والے کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کو ہر جگہ مارنا، جائز ہے، جیسا کہ مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "یہ پانچ جانور موذی ہیں یعنی اپنے نفع کے بغیر دوسرے کا نقصان کر دینے والے ہیں، **ان کا قتل ہر جگہ اور ہر حال میں دُرُست ہے۔** یہ جانور چونکہ اِبتداءً لوگوں کو ستاتے ہیں اور بغیر اپنے نفع کے لوگوں کا نقصان کر دیتے ہیں، لہذا انہیں ہر جگہ حِل و حرم اور ہر حالت حلال و حرام میں قتل کر سکتے ہیں۔" (مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ206، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نقصان پہنچانے والے کیڑے مکوڑوں، مثلاً بچھو وغیرہ کو جلانے کی اجازت نہیں، بلکہ انہیں کم سے کم تکلیف پہنچا کر مارا جائے، جیسا کہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(جاز قتل ما یضر منها ککلب عقور وهرة) تضر (ویذبحها) ای الهرة (ذبحا) ولا یضر بها لانه لا یفید ولا یحرقها وفي المبتغى يكره احراق جراد وقمل وعقرب" ترجمہ: نقصان پہنچانے والے جانور، جیسے کاٹنے والا کتا اور بلی کو مارنا، جائز ہے اور ان کو تکلیف دیئے بغیر ذبح کیا جائے، کیونکہ انہیں تکلیف دینے میں کوئی فائدہ نہیں، لیکن انہیں جلایا نہ جائے۔ "مبتغی" میں ہے: ٹڈی، جوں اور بچھو کو جلانا، مکروہ ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ "یکرہ احراق جراد" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "ای تحریما ومثل القمل البرغوث ومثل العقرب الحية" ترجمہ: یعنی مکروہِ تحریمی ہے۔ پسو کا حکم جُوں کی طرح اور سانپ کا حکم بچھو کی طرح ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد10، صفحہ517، مطبوعہ کوئٹہ)

چیونٹی کو بلاوجہ مارنے سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں ہے: "نهى رسول الله عن قتل الصرد، والضفدع، والنملة، والهدهد" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مَمولے (ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ)، مینڈک، چیونٹی اور ہُدہُد کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، جلد2، صفحہ1074، رقم الحدیث: 3223، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)

اگر چیونٹی اذیت دے یا نقصان پہنچائے، تو اسے مارنا، جائز ہے، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے: "وقتل النملة قيل لا بأس به مطلقا وقيل إن بدأت بالأذى فلا بأس به وإن لم تبتدئ يكره وهو المختار" ترجمہ: اور چیونٹی کو مارنے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ اذیت وتکلیف کا باعث ہو، لیکن اگر اذیت نہ دیتی تو مارنا مکروہ ہے اور یہی مختار ہے۔ (البحر الرائق، جلد8، صفحہ232، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

چیونٹی نقصان نہ پہنچاتی ہو، تو اسے مارنا، مکروہ ہے، جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "چیونٹی نے ایذا پہنچائی اور مار ڈالی، تو حرج نہیں، ورنہ مکروہ ہے، جوں کو مار سکتے ہیں، اگرچہ اس نے کاٹا نہ ہو اور آگ میں ڈالنا مکروہ ہے۔" (بہار شریعت جلد3 حصہ16 صفحہ658 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر :FSD-9658

تاریخ اجراء : 12جمادی الثانی1447ھ/04دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net